© rasailojaraid.com

یہ اتنا ہی ابھرے گا جتنا دباؤ گے

تحریر:۔ ڈاکٹر عارف شہزاد۔ فیصل آباد

اسلام کے حوالے سے جتنی بھی گفتگو کی جائے کم ہے۔ بلکہ بہت ہی کم ہے۔ کیونکہ یہ مضمون اپنے اندر مکمل جامعیت اور عالمگیریت رکھتا ہے۔ اسلام نے ہی دنیا کے اجڈ اور اکھڑ پن رکھنے والی اقوام کو سدھرنے پر مجبور کردیا۔ گویا کہ یہ دین اپنے اندر اخلاقیات کی حدود میں بھی ارفع خیالات اور بلندی پرواز رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے ماننے والوں میں سکون اطمینان عدم بے چینی کی جو فضاء ہے وہ بالکل قابل دید ہے۔ حقانیت اسلام پر یقین کامل رکھنا اور پھر ان اصولوں اور قواعد و ضوابط پر عمل کرنا بہت زیادہ اہم ہے۔ قرآن اسی لئے کہتا ہے۔ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ۔

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

علامہ اقبال مذکورہ شعر سے بتلارہے ہیں کہ ہمیں اپنے دل و نگاہ کو حقیقی مسلمان بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کا تذکرہ آگے آئے گا۔ میں ذرا یورپ میں اشاعت اسلام کے حوالے سے روشنی ڈالتا چلوں تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے۔ لندن کی مشہور روزنامے "ٹائمز" نے اپنی 9 نومبر 1993ء کی اشاعت میں برطانیہ میں اشاعت اسلام کے حوالے سے ایک تفصیلی مضمون شائع کیا تھا۔ جس کا عنوان تھا۔ برطانوی خواتین کیوں اسلام قبول کررہی ہیں۔ "ٹائمز" نے یوں سرخی لگائی "مغربی میڈیا کی معاندانہ روش کے باوجود اسلام مغربی دلوں کو فتح کررہا ہے۔ اس مضمون میں کہا گیا ہے۔ جس بھاری تعداد میں برطانوی باشندے آج کل اسلام قبول کررہے ہیں۔ اس کی کوئی نظیر ماضی میں نہیں ملتی۔ اگرچہ برطانیہ میں مسلمانوں کی بڑی تعداد ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو اپنے وطنوں کو چھوڑ کر برطانیہ میں آباد ہوگئے ہیں۔ لیکن اب اس تعداد میں خود برطانوی نژاد نومسلموں کا بھاری تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ اندازہ ہے کہ آئندہ بیس سالوں کے دوران برطانوی نومسلموں کی تعداد ان تارکین وطن کے مقابلے میں بڑھ جائے گی۔ جو آبائی طور پر مسلمان تھے اور ترک وطن کرکے برطانیہ میں آباد ہوگئے تھے۔ (مغرب میں دو ہفتے) اور یہی اخبار اس بات پر بھی حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ مردوں کے مقابلہ میں عورتیں زیادہ اسلام قبول کررہی ہیں۔ کیونکہ مسلم خواتین حجاب کا بالخصوص اہتمام کرتی ہیں۔ اس حوالے سے مغربی میڈیا اور رسائل و جرائد میں اسلام کی عورت کو گویا گھٹیا تصور کیا جاتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے۔

It is even ironic that most British converts should be women that Islam treats women poorly.

یہ اور بھی ستم ظریفی کی بات ہے کہ اکثر برطانوی نو مسلم عورتیں ہیں۔ حالانکہ مغرب میں یہ نظریہ بہت پھیلا ہوا ہے کہ اسلام عورتوں سے گھٹیا سلوک کرتا ہے۔ (مغرب میں دو ہفتے)

> **قبول اسلام میں اصل چیز "دل" ہے جہاں دل ایک تبدیلی پر رضامند ہوجاتا ہے اور کسی بات پر قرار پکڑ لیتا ہے تو بس تمام جسم اس کے سوا کچھ نہیں کرتا کہ وہ اس تبدیلی کی تائید کیلئے وقف ہوجائے۔**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی اخبار مغربی رویہ کا اظہار کرتا ہوا کہتا ہے کہ:

مغرب کے لوگ خود اپنی سوسائٹی سے مایوس ہو رہے ہیں۔ جس میں بڑھتے ہوئے جرائم خاندانی نظام کی تباہی' منشیات اور شراب نوشی کا دور دورہ ہے۔ بالآخر وہ اسلام کے دیئے ہوئے نظم و ضبط اور تحفظ کی تعریف کرتے ہیں۔ (مغرب میں دو ہفتے)

اسلام مغرب کو رگوں میں اپنی اثر پزیری کی اور حقانیت کی وجہ سے معروف و مقبول ہو رہا ہے۔ وہاں مسلمان ہونے والوں کو اسلامی لٹریچر بہت کم دستیاب ہوتا ہے۔ اگر ملتا ہے تو وہ مستشرقین کا لکھا ہوا ملتا ہے۔ جس سے قاری گمراہ ہو جاتا ہے۔

آج کی نشست میں ہم عظمت اسلام کا ایک اہم واقعہ سناتے ہیں۔ جو ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے ذاتی طور پر سنایا ہے۔ یہ واقعہ قاضی عبدالمجید قریشی مرحوم مدیر ماہنامہ ایمان "وبانی سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور نے علامہ اقبال سے اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا۔ قریشی صاحب نے یہ واقعات علامہ سے سنے۔ کیونکہ علامہ نے انہیں 1930ء کو نو مسلموں کے ایمان لانے کے واقعات جمع کرنے کی ہدایت کی اور دو چار واقعات بیان کیے۔ ہم ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ قریشی صاحب لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اقبال ایک پختہ دماغ عارف اور حکیم تھے۔ آپ جب بھی کسی مسئلہ پر گفتگو فرماتے۔ اس کے تعلق میں کلیات و تخیلات کا اور ان کے ساتھ ہی مثالوں اور حوالوں کا ایک مواج دریا آپ کے دماغ سے اترتا اور زبان سے بہہ جاتا تھا۔ 28 اکتوبر 1930ء کو راقم الحروف موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ آرام کرسی پر تشریف فرما تھے۔ حقہ سامنے رکھا تھا۔ رسمی مزاج پرسی ہوئی اور اس کے بعد تبلیغ اسلام کے عنوان پر گفتگو شروع ہوگئی۔

آپ ایک کتاب لکھیے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔

"کیسی کتاب" میں نے پوچھا۔

تحقیقات کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے قصبات اور دیہات میں ہزارہا غیر مسلم حلقہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اگر کوئی شخص ان از خود مسلمان ہونے والوں سے ملے اور ان سے قبول اسلام کی وجہ دریافت کر کے ایک کتاب میں جمع کردے تو اس سے تبلیغ اسلام کے مقصد کو بے حد تقویت حاصل ہوگی۔

ہم مختصر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اقبال کہتا ہے کہ دل اور دماغ کے کام کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔ دماغ اکثر ہزارہا مضبوط سے مضبوط دلائل کو مسترد کر دیتا ہے اور ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن دل اس کے برخلاف' بعض اوقات کمزور سے کمزور چیزوں سے اس قدر متاثر ہو جاتا ہے کہ صرف ایک ہی جھٹکے میں زندگی کا سارا نقشہ بدل جاتا ہے۔ قبول اسلام کا جس قدر تعلق دل سے ہے دماغ سے نہیں۔ اصل بات جو مبلغ کو معلوم ہونی چاہیئے۔ یہ ہے کہ وہ کون کون سے نشتر ہیں جن سے دل متاثر ہوا کرتے ہیں؟ ڈاکٹر ایک ڈاکٹر کی بیوہ کا واقعہ سناتے ہیں۔

قبول اسلام میں اصل چیز "دل" ہے۔ جہاں دل ایک تبدیلی پر رضا مند ہو جاتا ہے اور کسی بات پر قرار پکڑ لیتا ہے۔ تو بس تمام جسم اس کے سوا کچھ نہیں کرتا کہ وہ اس تبدیلی کی تائید کے لئے وقف ہو جائے۔

اس وقت عورت نے اپنے غضبناک رشتہ داروں کے سامنے کلمہ پڑھا' وہ عورت کے بیان پر بہت سٹپٹائے مگر کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ عورت اپنے اصرار پر قائم رہی اور بالآخر مسلمان ہوگئی۔ (اقبالؒ)

چند سال پہلے کا ذکر ہے کہ یہاں ایک ہندو جج کا انتقال ہوگیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک خبر مشہور ہوئی کہ ان کی بیوہ مشرف بر اسلام ہو رہی ہے۔ یہاں کے ہندوؤں کو قدرتی طور پر اس واقعہ سے تکلیف ہوئی۔ عورت کے عزیز و اقارب جمع ہوگئے اور اسے سمجھانے لگے۔ سب نے مل کر زور ڈالا کہ وہ مسلمان ہونے کے خیال سے دستبردار ہو جائے۔ لیکن اس تمام دباؤ کے باوجود عورت کے ارادے میں ذرا بھی تزلزل نہ آیا۔ عزیزوں کی ناکامی کے بعد دوسرا اقدام جو اٹھایا گیا یہ تھا کہ ہندو دھرم کے مذہبی پنڈت اور پیشوا بلائے گئے۔ انہوں نے "کتھائیں" سنائیں۔ تاریخی حوالے دیئے۔ مذہبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احکام بتائے۔ ہندو دھرم کی سچائی کی دلیلیں پیش کیں۔ تعلیم و تعلم کا یہ سلسلہ کئی دن تک جاری رہا۔ مگر عورت پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ اس نے تمام مذہبی احکام سن لیے۔ آخر میں صرف یہ کہہ دیا کہ میں ضرور مسلمان ہونگی۔

اب آریہ سماج کے مبلغ بلائے گئے۔ انہوں نے مخالفت کا دفتر کھولا۔ مسلمانوں کے مظالم پیش کئے۔ اسلامی احکام کی تردید کی۔ مسلمانوں سے نفرت دلائی۔ اورنگ زیب اور محمود غزنوی کا ذکر چھیڑا۔ گائے کے نام پر اپیل کی۔ یہ سلسلہ بھی کئی دن تک جاری رہا مگر عورت اب بھی اپنے ارادے پر محکم تھی۔

تیسرا قدم یہ تھا کہ عورت کو ڈرایا گیا۔ زدو کوب اور قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ خوف کے ساتھ طمع کے مناظر بھی سامنے لائے گئے۔ مگر وہ عورت اب بھی متاثر نہ ہوئی۔ اب سوال وجواب شروع ہوئے۔ عورت سے پوچھا گیا۔ تم کیوں مسلمان ہوتی ہو؟

کیا تمہیں مال ودولت کی ضرورت ہے؟

عورت نے کہا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرے گھر میں کسی چیز کی کمی ہے؟

پھر پوچھا گیا کہ تمہیں کیا کوئی نفسیاتی خواہش ہے؟

تم میری عمر کو دیکھ رہے ہو۔ میں تو اب چند روز کی مہمان ہوں۔ عورت نے جواب دیا۔

پھر پوچھا گیا۔ کیا کسی مولوی یا مسلمان مبلغ نے تمہیں بہکایا ہے؟

میں زندگی بھر کسی مولوی سے نہیں ملی۔ عورت نے جواب دیا۔

پھر کوئی اسلامی کتاب پڑھی ہوگی۔ رشتہ داروں نے کہا۔

میں نے کوئی اسلامی کتاب دیکھی ہی نہیں۔ عورت نے کہا۔

اب لوگ متعجب ہوئے اور انہوں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا تو پھر تم کیوں مسلمان ہوئی ہو؟ عورت نے کہا کہ میرے پتی سالہا سال تک جج رہے۔ وہ بیسیوں شہروں میں گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھی۔ میں جس جگہ بھی گئی۔ ہمیشہ اعلیٰ خاندان کی ہندو عورتوں کے ساتھ ہمارا تعلق رہا۔ مسلمان عورتیں بھی کبھی کبھار ہمارے گھر میں آتی تھیں۔ مگر یہ سب خدمتگار ہوتی تھیں۔ کبھی اسماعیل بہشتی کی بیوی ہمارے ہاں آجاتی۔ کبھی دھوبن کی لڑکیاں آجاتیں۔ کبھی کسی مسلمان پنساری کو ہم خود بلالیتے تھے۔ بعض اس سے زیادہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں۔

سامعین میں ذرا امید پیدا ہوئی اور انہوں نے کہا پھر تو کوئی وجہ نہیں کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ عورت نے بیان کیا۔ بے شک جن مسلمان عورتوں سے میں ملی۔ وہ اکثر غریب محتاج اور میلی تھیں۔ معمولی گھرانوں کی مسلمان عورتوں سے ملنے جلنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا۔ مگر ہندو عورتیں جنکے ساتھ رات دن میری نشست و برخاست تھی سب امیر متمول اور روشن خیال تھیں۔ اس تفاوت کے باوجود میں نے ہر جگہ ہندو اور مسلمان عورتوں میں ایک واضح فرق دیکھا۔

اس آخری جملے پر تمام سننے والوں کے دل دھڑکنے لگے۔ سب کی نگاہیں بے اختیار عورت کی طرف اٹھ گئیں۔ ہر شخص حیرت اور اضطراب کی تصویر بن گیا اور دوسرے جملے کا انتظار کرنے لگا۔ عورت نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"فرق یہ ہے کہ جس قدر بھی ہندو عورتوں سے ملی ہوں ان کے جسموں سے مجھے ایک قسم کی بو ضرور آئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی میں نے ہر جگہ دیکھا کہ غریب سے غریب مسلمان عورتوں کے جسم میں یہ بو موجود نہ تھی۔ میں اپنے پتی کی زندگی سے لے کر اب تک اس تفاوت پر غور کرتی رہی ہوں۔ لیکن سبب معلوم نہیں کر سکی۔ اب چند روز ہوئے میں نے اس راز کو معلوم کر لیا ہے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ مسلمان چونکہ خدا پرست اور ایماندار ہیں اور ان کی روح پاک ہے۔ اس واسطے ان کے جسموں سے بو نہیں آتی۔ وہ صاف کپڑے پہنیں یا ناصاف' ان کے جسم ضرور بو سے پاک ہوتے ہیں۔ اس کے بر خلاف ہندو مشرک ہیں اور ان کی روح پاک نہیں۔ اس لئے خواہ وہ کتنے ہی صاف اور پر تکلف لباس پہنیں ان کے جسم بو سے پاک نہیں ہوتے۔

اس اعلان کے بعد عورت کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ اسکے چہرے پر جوش ایمان کی سرخیاں دوڑنے لگیں۔ اپنے رشتے داروں کو متنبہ کیا۔ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دو۔ میں توحید کے نور سے اپنی روح کو پاک کرنا چاہتی ہوں۔ اس واسطے میں ضرور مسلمان ہوں گی۔

ڈاکٹر اقبال نے فرمایا۔ اس وقت عورت نے اپنے غضبناک رشتہ داروں کے سامنے کلمہ پڑھا۔ وہ عورت کے بیان پر بہت سٹپٹائے مگر کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ عورت اپنے اصرار پر قائم رہی اور بالآخر مسلمان ہوگئی۔ (نو مسلم خواتین کی آپ بیتی)

مسلمان بھائیوں کو بالخصوص علماء کرام کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ احباب میں دل پر اثر کرنیوالے سا انداز اختیار کریں۔ یعنی پیار و محبت' خلوص' دیانتداری' خوشنودی خداوندی' رضائے الٰہی تب ایسے امور کو انجام دینے سے ہم کسی کے دل پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com